



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعزیر داری کرنا جس طرح کہ اس ملک ہندوستان میں مروج ہے گناہ کبیرہ ہے 'یا نہیں؟ اور جو آدمی بعد تو بہ کرنے اس فعل کے 'پھر مرتکب اس کا ہوا' اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ مسلمان اہل سنت حنفی ہو کر تعزیر داروں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھتے ہیں 'اور جو رنج و راحت میں ان کے شریک بہتے ہیں اور ان کے ان افعال شنیعہ پر مانع نہیں ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

إنا الحمد لله نیکت لاعلم تالاماعلتکانت أنت العظیم الحکیم ۳۲ ... سورة البقرة

ارباب فطانت پر واضح ہو کہ تعزیر پرستی کرنا جس طرح کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں شائع و ذائع ہے، سراسر شرک و ضلالت ہے، کیونکہ تعزیر پرست لوگ فہم ناقص و خیال باطل ہیں! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں۔ اور اس کو نقش حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں، اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں اور اس کو نقش حضرت امام حسین قرار دیکر نہایت عزت و احترام کے ساتھ ایک چیز بلند پر مثل چوترہ وغیرہ کے اس کو رکھ کر ہر روز اس پر شربت و مٹھائی و مایہ و پھول وغیرہ ہلینے زعم فاسد میں فاتحہ و نیاز دیتے ہیں اور کسی شخص کو اس چوترے پر چوتہ پھرے ہوئے نہیں جانے دیتے اور اس مٹی کے سامنے جس کو نقش قرار دیا ہے سجدہ کرتے ہیں اور ترقی مال و دولت و اولاد کی اس مٹی سے طلب کرتے ہیں کوئی منت مانگتا ہے کہ یا امام حسین میرا غلاما مریض لہجہ ہو جانے کوئی کہتا ہے کہ میری فانی مراد بر آوے، اسی طرح کوئی اولاد مانگتا ہے کوئی اپنے اور مشکلات کے حل چاہتا ہے الغرض جو معاملہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ چاہیے وہ سب معاملہ اس مٹی کے سامنے جس کو نقش قرار دیا ہے 'کرتے ہیں اور پھر اس نقش کی دستار بندی کر کے اور سرہ و مقنع باندھ کے خوب ڈھول باجہ کے ساتھ تمام گشت کراتے ہیں 'اور نعرہ یا حسین یا حسین کا مارتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اسی قسم کے اور بہت سے افعال شنیعہ و منکر کرتے ہیں۔ پس جب حقیقت تعزیر پرستی کی یہ ہے تو اس کے شرک ہونے میں کیا شک و شبہ باقی رہا۔ ان تعزیر پرستوں نے اپنی پرستش کے لیے ایک نشانی ٹھہرایا ہے۔ اب یہ تعزیر بھی ایک فرد انصاب کا ہے اور پلوچنا نصب کا حرام ہے پس تعزیر بنانا اور پلوچنا اس کو بھی حرام ہوا، حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۃ مادہ میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ فَسَيَكُنْ أَصَابِقًا لَكُمْ وَمَا تَعْلَمُونَ ۙ ... سورة المائدة

ترجمہ: اے جو لوگ ایمان لائے ہو سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جو اور انصاب اور تیر خال کی ناپاک ہیں کام شیطان کے سے پس 'یچو اس سے تو تم فلاح پاؤ

اور معنی انصاب کے صحاح جوہری میں یوں لکھا ہے

الانصب ما نصب فہد من دون اللہ انتہی

یعنی جو چیز گاڑی جاوے اور اس کی پرستی کی جاوے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور الصباح المنیر میں ہے: الانصب لمنصب من نصب وعبد من دون اللہ وجمعہ انصاب انتہی

یعنی جو بہتر کہ گاڑا ہو جائے اور اس کی عبادت کی جائے سوائے اللہ تعالیٰ۔

اور مجالس الابراہ و مسالک الاخیار میں ہے۔ فالانصاب جمع نصب بضم نین اوجمع نصب بالفتح والسكون وهو كل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالیٰ من شجر او حجر او قبر وغیر ذلک والواجب ہدم ذلک محو اثرہ

پس دیکھو کہ حافظ ابن قیم اور صاحب مجالس الابراہ نے صاف لکھ دیا کہ جو چیز پوچی جاوے اللہ تعالیٰ کے سوائے خواہ کوئی درخت ہو یا بہتر ہو یا کسی کی یا لکڑی ہو یا جو چیز مثل اس کے ہو۔ سب نصب میں داخل ہے اس کا توڑ دینا واجب ہے۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے برائی شراب اور انصاب اور جو اشیائوں کی ایک ہی جگہ بیان فرمایا اور یثیوں کو جس و کام شیطان قرار دیا۔ اور تعزیر کا یعنی اس کو سجدہ کرنا اور اس سے انواع و قسم کی مدد چاہنا اظہر من الشمس ہے۔

پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو توڑ دین اور خاک سیاہ کر دیں۔ دیکھو جب جناب رسول اللہ ﷺ سال فتح مکہ میں 'مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے آپ اندر بیت اللہ داخل نہ ہوئے بسبب اس کے کہ بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو اٹھ تصویریں رکھی تھیں کہ جن میں تصویر حضرت ابراہیم واسمعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بھی تھی آپ نے حکم دیا کہ وہ سب تصویریں نکالی جاویں، اور توڑ دی جاویں چنانچہ وہ تصویریں نکالی گئیں آپ ان تصویروں کو لکڑی سے مارتے تھے۔ اور کسی تصویر کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے پس سب بت گرتے جاتے تھے اور جو تصویریں کہ دیواروں پر منقش تھیں ان کو پانی سے دھو دینے کا حکم دیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔

عن عبد اللہ قال دخل ابی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ فوجد بیت من وعت ما یستحب فعل فلعینا یهودی یہ وہ بیتل جاہل وین ابی وزین ابی اہل جاہل ما یہدی ابی اہل ما یہدی

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں دن فتح کے۔ اور چاروں طرف بیت اللہ کے تین سوساٹھ تصویریں تھیں 'پس آپ ٹھوکر لگانے لگے ان تصویروں کو ایک لکڑی سے 'جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل اور پھر نہ لوٹے گا باطل۔

اور بھی صحیح بخاری میں ہے

یا عن عباس بن رضی اللہ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تم أن یأخذ فی الجنت وفتحہ اللہ ، فامرہا فخرجت ، فخرجوا صورة ابرہیم ، وامن عمل فی ایدیہم الا زلام ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : «ما نعظم اللہ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو اندر خانہ کعبہ کے داخل ہوئے سے انکار فرمایا اس حالت میں کہ اس میں مشرکین کی معبودیں ہوں 'پس حکم ان کے نکلنے کا دیا ، پس وہ سب معبودیں (جو کہ تصویریں تھیں) نکالنے لگے پس انھیں تصویر و میں حضرت ابراہیم واسما عیل علیہم السلام کی بھی تصویر تھی 'اور ان دونوں کے ہاتھوں میں تیر خال کی تھی 'پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت مشرکوں پر۔

اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں

قال : ففی یوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوس ونبوءا یدعیہ القوس ، فقال انی علی الصم عمل یطعن فی ینہ ، ویقول : { جاء الحق وزہق الباطل }

کیا ابو ہریرہ نے اور ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے کمان تھی۔ اور آپ پکڑے ہوئے تھے سرے کو کمان کے۔ پس جبکہ آتے تھے بت کے پاس اس کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے۔ اور فرماتے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل

اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ میں مروی ہے۔

فلیستط الصم ولا یسم یعنی ٹھوکر لگانے سے بت گر جاتا تھا۔ اور آپ اس کو دوست مبارک سے چھوٹے نہیں۔

اور طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

فلم یح وحن الا سطل علی نقادہ مع اعاکانت تا ید بالارض قد سلم اطمس اھما ہا رسا ص

یعنی پس نہیں باقی رہا کوئی بت مگر یہ کہ کٹ کر گیا باوجود اس کے وہ بت سب زمین میں گرے ہوئے تھے 'اور شیطان نے ان کے پیروں کو رانگا سے جکڑ دیا تھا۔

اور ابو داؤد نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے

ان التی صلی اللہ علیہ وسلم ام عمر بن الخطاب وہو باسطا ، ان یاقی العجیہ فحوکل صورة فیما علیہ علمنا حتی جبت الصور وکان کم ہوا یدی اخرجا

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ بٹھا ، میں تھے کہ جاویں کعبہ میں اور مٹا دیں تصویروں کو جو وہاں ہوں پس نہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کعبہ میں یہاں تک کہ صورتیں مٹا دی گئیں 'اور جو صورتیں ذی جسم تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باہر نکالا کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں

والدی یظہر انہ مما کان من الصور بدھو ما ملوا وخرج ما کان محروطا

ترجمہ : سب روایتوں کو ملانے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو صورتیں منتقل کی ہوئی تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹا دیا۔ اور ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹا دیا، اور جو تراش کے بنائی گئی تھیں یعنی ذی جسم تھی اس کو باہر نکال دیا۔

واخرج البوداؤد والطیالسی

من اساتذہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العجیہ فرای صوراً قد حادوا من ما ، فاقیتہ بہ فخر بہ الصور وندہ جید

ترجمہ : کہا اسامہ نے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کعبہ میں پس دیکھا آپ نے بہت سی صورتیں پس ایک ڈول پانی مانگا ، ہم نے لادیا 'پس آپ چھینٹ آپ نے ان صورتوں پر۔ پس جب وہ تصویریں جن میں تصویر حضرت ابراہیم واسمعیل علیہم السلام کی بھی تھی رسول اللہ ﷺ نے باقی نہیں رکھا۔ بلکہ تصویریں ذی جسم کو توڑ دیا 'اور ذی نقش کو پانی سے وحودیا۔ پس اب تعزیر کے توڑنے میں کسی قسم کا تردد و شبہ باقی نہیں رہا کیونکہ ان تصویروں کی چونکہ پرستش ہوتی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو توڑا 'اور مٹا دیا 'وہی وجہ بعینہ تعزیر میں بھی موجود ہے 'اور قطع نظر پرستش کے جس گھر میں تصویر ذی روح کی رہتی ہے 'وہاں فرشتہ رحمت کے نہیں آتے ہیں۔

یہاں کہ تمام کتب احادیث اس سے مالا مال ہے۔

اور فتح الباری میں ہے :

فانت مما تامل علی صورہ ففی ما بین الی علی صلی اللہ علیہ وسلم من دخول الجنت ویدی فی لائہ لا یطیر علی باطل ولا لائہ لا یسب فراق الملائکہ ویدی لفتحہ علی باقیہ صورۃ تھی

یعنی تھیں وہ تصویریں مختلف صورتوں کی پس باز آئے رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے داخل ہونے سے درحالیکہ وہ تصویریں بیت اللہ میں رہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ امر باطل پر سکوت نہیں فرماتے اور اس سبب سے کہ آپ نہیں دوست رکھتے ہیں فرشتوں کی جدائی کو اور فرشتے نہیں داخل ہوتے اس جگہ جہاں تصویر ہو پس جس جگہ تعزیر وغیرہ صورت ذی جان کی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے ہیں۔

تمامی ممالک بند و غیرہ میں جہاں جہاں تعزیر داری ہوتی ہے ہزاروں درہزار آدمی شرک میں گرفتار رہتے ہیں، کوئی ترقی مال و دولت کوئی صحت مریض، کوئی کچھ اور کوئی کچھ اور ایسی عظمت و تعظیم جو خاص واسطے باری تعالیٰ کے لائق ہے کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ذرا سا بے ادبی کرنے میں قہر و بلا نازل ہونے لگے گی اب اسے غافل لوگ تم سب متنبہ اور ہوشیار ہو جاؤ کہ تم لوگ کیسے گناہ عظیم میں مبتلا ہو ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمایا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

حصر ہے ایک نعبد نستعین استعانت غیر سے لائق نہیں

اور فرمایا فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَدَاوًا وَّ اُتَمَّ تَعْلَمُونَ

پس نہ ٹھہراؤ اللہ کے سامھی اور تم جلتے ہو کہ اللہ کے برابر کوئی نہیں ہے

اور فرمایا اَغْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شراؤ اس کے ساتھ شریک

اور فرمایا اَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ لَكُمْ ضَرًا وَلَا نَفْعًا

تم لوگ ایسی چیز کو پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے ضرر اور نفع کا اور فرمایا وَاِنْ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنْ شَيْءٍ فَوَعْدًا عَلَىٰ كُنْ فَعِدُّهُ

ترجمہ: اور اگر پہنچا دے اللہ تجھ کو کوئی مصیبت نہیں دور کرنے والا اس کو سوائے اللہ کے اور اگر پہنچا لے اللہ بھلائی پس وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور فرمایا وَاْمُرُوا بِالْاِغْبَادِ وَالْاِيْمَانِ وَاجِدَا لِلّٰهِ اِلَآهًا اَوْ

اور حکم یہی ہوا تھا کہ بندگی کریں ایک اللہ کی نہیں کوئی قابل عبادت کے مگر وہی اور فرمایا

اَمَرَ اَللّٰهُ تَعَالٰی وَالْاِيَاہُ

حکم کیا اللہ پاک نے کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کی

اور فرمایا اَفَمَنْ يَّمْلِكُ مِنْ لَّدُنْكَ اَمْ يَلْمِزُكَ اَمْ يَكْفُرُ

بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے تم لوگ کچھ نہیں سمجھتے ہو

اور فرمایا وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ لَكُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْقِطُونَ

اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو جو مختار نہیں ان کی روزی کی آسمان اور زمین سے کچھ اور نہ مقدور رکھتے ہیں

اور فرمایا عَلٰی مَنْ خَالِفَ غَيْرِ اللّٰهِ يَزِفُّهُمْ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلَٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ

کوئی ہے بنانے والا اللہ کے سوا روزی دیتا تم کو آسمان اور زمین سے کوئی حاکم نہیں مگر وہ پھر کہاں ملے جاتے ہیں

اور فرمایا اَتَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَاللَّقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ مَنْ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

ترجمہ مت سجدہ کرو آفتاب کو اور چاند کو، اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے آفتاب اور چاند کو بنایا۔ اگر ہو تم اللہ کو پوجتے

اور فرمایا وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ شَيْئًا وَّ هُمْ يَكْفُرُونَ وَلَا يَسْئَلُونَ لَأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَكُونُونَ مَعًا وَلَا حَيٰةً وَلَا نُشُورًا

ترجمہ پکڑا لوگوں نے سوائے معبودوں کو جو نہیں بناتے کچھ چیز اور خود بنائے گئے ہیں اور نہیں مالک اپنی جان کے نقصان و نفع کے اور نہیں مالک مرنے کے نہ جینے کے اور نہ ہی اٹھنے کے۔

اور فرمایا لَمْ يَخْلُقْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَخْلُقُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

ترجمہ اسی کے پاس ہیں بھینیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق کی، کشادہ کرتا ہے رزق کے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور ہر چیز کو جاننے والا ہے

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْعٍ

اور جن کو تم پرکارتے ہو سوائے اللہ کے مالک نہیں ایک چھلکے کے

لِّلَّهِ الْمُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُسَبِّحُ لَهُ نَائِفًا ۚ يُسَبِّحُ لَهُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّمَا يَسَبِّحُ لَهُ الَّذِينَ كُفِرُوا ۚ ٤٩ أَوْ يَزُجُّمْ وَذَكَرْنَا وَإِنَّمَا وَتُجَلُّ مِنْ شَيْءٍ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۚ

اللہ ہی کو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی پیدا کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس کو چاہے میٹا دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ و مشک و بی بی بننے والا قدرت والا

اور فرمایا

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ

اور مت پکار اللہ کے سوالیے کو کہ نہ نفع پہنچا سکے تجھ کو، اور نہ ضرر پہنچا سکے پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو ظالموں میں ہے

اور فرمایا قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ

تو کہہ غیب نہیں جانتا آسمانوں اور زمین کا کوئی بہنہ والا سوائے اللہ کے

اور فرمایا اے لوگو! میں نے خلقِ آسمان و ارض کیسے لوگوں اللہ ﷻ قُلْ اَفَرَأَيْتُمْ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادْنِيَ اللّٰهُ بِضَرٍّ فَلَا شَافِيَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَئِنْ اَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهُ رَحْمَتِہٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ

اور جو تو ان سے پوچھے کس نے بنائے آسمان اور زمین۔ تو کہیں اللہ نے، تو کہہ بلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف کیا وہ ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی یاد وہ چاہیے مجھ پر مہر وہ ہیں کہ روک دیں اس کی مہر کو مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے

اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِّينِ

اور اللہ ہی ہے روزی حینے والا زور آور مضبوط

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

اسی کے پاس بچپن میں غیب کی، اس کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔ اور اسی مضامین کی اور ہزاروں آیتیں ہیں جن سے یہ بات ثابت ہے کہ شدید اور مستحکم وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے، اور اسی سے استعانت 'ودد' و طلب روزی و اولاد و صحت امراض کرنا چاہیے اور اس کے سوائے کسی کو خواہ انبیاء اولیاء و قطب ہوں علم غیب حاصل نہیں، کہ شدید کے وقت جب وہ پکارے جاوےں تو وہ سنیں اور مدد کریں۔ اور ان کو ذرا بھی اختیار حاصل نہیں۔ کہ کسی کو کچھ نفع نقصان پہنچیں 'تغزیہ پرستوں' و 'قبر پرستوں' نے خالق و مخلوق کو برابر کر دیا، بلکہ مخلوق سے زائد دُئے لگے، اور اللہ تعالیٰ کی کچھ قدر نہیں پہنچتے۔

ناقد زوال اللہ حق قدرہ ان لوگوں سے اور مشرکین کہ سے کچھ فرق نہیں مشرکین کہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک جانتے تھے کہ اولاد و رزق وہی دیتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ لوگ اپنے بتوں کے عظیم و عظمت مثل خدائے تعالیٰ کی کرتے تھے اور ان سے مدد و استعانت چاہتے تھے اور ان کو بوجھے اور کئے کے واسطے حصول تقرب الہی ان کو بوجھے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

نہیں عبادت کرتے ہم ان کو! مگر تو کہ نزدیک کریں ہم کو اللہ کے نزدیک کرنے کرو یہی حال قبر پرستوں اور تعزیر پرستوں کا ہے، کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق جانتے ہیں اور بزرگوں سے بھی مدد و استعانت چاہتے ہیں۔ اور ان کی قبروں پر سجدہ اور طواف کرتے ہیں، اور اوپر آیات قرآنیہ سے ثابت ہو چکا کہ عبادت غیر اللہ کی حرام و شرک ہے۔

اب جاننا چاہیے کہ طلب اعانت و مدد دعا بھی ایک فرد عبادت ہے۔ جیسا کہ تفسیر نیشاپوری میں ہے

قال: جمعوا العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودية

کہا سارے علماء نے کہ تحقیق دعائے مانگنا بہت بڑی عبادتوں میں ہے۔ اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے

الاستعانة بنوع تعبدي

مدد کرنا ایک قسم کی عبادت ہے

اور بھی تفسیر نیشاپوری میں ہے

حقیقتہ الدعاء استدعاء العبد ربه رجل جلاله والاستمداد والمعونۃ انتہی

اصل معنی دعا کے یہ ہے کہ حاجت اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔ اور نصاب الاعتساب میں ہے اذ اسجد لغير الله يحفر لان وضع الجبهة على الارض الامن يجوز الا الله تعالیٰ

ترجمہ : سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو سجدہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے اس واسطے کہ رکھنا پشانی کا زمین پر جائز نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے اور ایسا ہی تفسیر کبیر میں بذیل آیت کریمہ اسْتَجِدُّواْ أَخْبَارَهُمْ کے ہے۔

اور ایسا ہی ہے شرح مرقاة ملا علی قاری میں، بشرح حدیث لعن اللہ یہود و النصارى میں

اب یہ سب بیان ماسبق سے تعزیہ پرستی کا شرک ہونا ثابت ہوا۔ اور مشرکین کے حق میں یہ وعید نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے اس کو جو شریک اس کا پکڑے اور بخشتا ہے شرک کے سوا جس کو چاہے

اور فرمایا

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

مقرر جس نے شرک کیا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کوئی نہیں ظالموں کا مدد کرنے والا

اور فرضا اگر کوئی شخص تعزیہ وغیرہ بہ نیت برستش و عبادت و تعظیم بغیر اللہ کے نہ بناوے بلکہ اپنے زعم فاسد میں ماتم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ قرار دے یا صرف بنا بر رسم و رواج طمع دنیاوی کے بنا دے تب بھی گناہ کبیرہ ہونے سے خالی نہیں اس لیے کہ اگرچہ وہ اس کی پرستش نہیں کرتا۔ مگر وسیلہ پرستش تو ہے دوسرے جہاں اس کی پرستش کریں گے اور خود وہ شخص بدعتیوں میں داغ ہوا کیونکہ اس طرح پرستش و صورت قائم کر کے ماتم کرنا حرام و بدعت ہے نہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔ نہ صحابہ کے زمانوں میں پایا جاتا۔

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى فِي أَمْرِنَا بِمَا لَيْسَ فِيهِ، فَمُوزِدٌ» اور فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جس نے میری اس دین میں نکالا وہ چیز جو کہ دین میں نہیں ہے پس وہ چیز مردود ہے

عن عبد الله بن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أبَى اللَّهُ أَنْ يُشْبِلَ عَمَلُ صَاحِبِ بَدْعٍ حَتَّى يَدْرُغَ بِدَعْتِهِ رِوَاهُ ابْنُ مَاجَه

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کا عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنے بدعت سے توبہ نہ کریں

وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حجب التوبة عن كل صاحب بدعة يدع بدعته رواه الطبراني باسناد حسن

، اللہ تعالیٰ بدعتیوں کی توبہ کو قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کریں

وعن ابراهيم بن يسرة قال قال رسول الله عليه وسلم ومن قر صاحب بدعة فهداها ان يدم الاسلام رواه البيهقي في شعب الایمان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عظمت و توقیر بدعتیوں کی کیا، اس نے اسلام ڈھانے پر اعانت کیا۔

اور ہر تقدیر صورت ثانیہ کے یعنی بناء بر اسم و رواج کے تعزیہ بنانا یہ بھی مصیبت میں داخل ہے، کیونکہ یہ فعل اس کا معین علی الشرک ہے اور پابندی رسم و رواج کی درباب امور شرکیہ کے خود شرک ہے۔ اور وہ داخل ہے اس آیت کریمہ میں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْمُوا أَوْ نَازِلْ إِلَهُكُمَا قَالُوا بَلْ نَشْبُعُ مَا أَتَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

ترجمہ : اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ ہمارا اللہ نے کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنے۔

پس ہر تعزیہ پرستوں کو لازم و واجب ہے کہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ کی پرستش سے توبہ کریں اور عذاب آخرت اپنی گردن میں نہ لیں اور جو آدمی بعد توبہ کرنے کے تعزیہ پرستی سے پھر مرتکب اس کا ہوا۔ اور تعزیہ پرستی شروع کیا، اس شخص کا وہی حکم ہے جو کہ تصریحا اور بیان ہوا اور وہ انھیں صورتوں میں داخل ہوا لہذا باللہ

اور جو لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں ان کو تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھنا گناہ ہے اور جائز نہیں کہ ان کے جلسے میں شریک ہوں اور نہ ان کی دعوت کریں بلکہ انکی اس فعل شنیع پر مباحثت کریں ورنہ انھیں تعزیہ پرستوں کے ساتھ یہ بھی قیامت میں اٹھائے جائیں گے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

وَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْغَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَنْزُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْتَهَى وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِسُونَ اور چاہیے کہ ہر قوم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کے اور حکم کریں ساتھ چھی چیز کے اور منع کریں بری بات سے اور یہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں۔ اور فرمایا لَنْتُمْ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَنْزُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْتَهَى

ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے، حکم کرتے ہو ساتھ چھی باتوں کے، اور منع کرتے ہو برائی سے

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُصَاحِبِ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ لُحْمًا إِلَّا تَقِيًّا»

ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مت ساتھ کر کسی کا سوائے مومن کے۔ اور مت کھانا کھانا مگر پرہیزگار کو۔

یعنی بدکاروں کی دعوت نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ بیٹھے۔ نہ ان کے ساتھ خلط ملط لکھے۔ ورنہ ان کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی۔

قال الخطابي بذات في طعام الدعوة دون طعام الحاجة، وإنما حذر من صحبة من ليس ليصحبني وزجر عن مخالطته ومواكفته لأن المطاعة توقع اللافطة والمودة في القلوب يقول لا تولفت من ليس من اهل التقوي والورع والاتحده بجليسا تطاعه وتنادمه انتهى

حاصل ترجمہ علامہ خطابی کے یہ ہے کہ بدکاروں کی دعوت نہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بدکاروں کے ساتھ رہنے کو اور میل جول رکھنے کو اور ان کے ساتھ کھانے پینے کو اس واسطے منع فرمایا کہ ان لوگوں سے دوستی، ومحبت نہ ہو جائے

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الزُّنُلُ عَلَى وَثَنٍ غَلِيلٍ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مِنْ يَحْتَالُ» رواه البودادود والترمذي وحسنه وصححه الحاكم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کسی سے دوستی کرنا یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرے، ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کر لے پھر اس کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے

وعن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجب رجل قوما الا حشر معهم رواه الطبراني والواسط باسناد وجيد

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت میں اٹھایا جائے گا۔

وعن جرير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدر ان يغيره او يغيره فلا يغيره الا الاصل بهم الله بعقاب من قبل ان يموتوا

ترجمہ: جریر سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں برے کام کیا کرتا ہو اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اس کے کام نہ بگاڑیں تو اللہ اپنا عذاب ان پر ان کے موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے۔

، معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پھوڑے کے سبب سے دنیا میں بھی عذاب اترتا ہے، اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّفْسُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَتَيْنَاكُمْ وَدَخَلْنَا قَرْيَتَكُمْ، فَأَنْتُمْ لَا تَسْأَلُونَ لَكُمْ، ثُمَّ يَنْفَتَهُ مِنْ الْقَرْيَةِ، فَلَا يَنْفَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيدَهُ وَشَرِيهَهُ وَقَبِيهَهُ، فَلَمَّا فَتَحُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ"، ثُمَّ قَالَ: {لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ} [ص: 122] عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ {إِلَى قَوْلِهِ} {فَاسْتَوْنَهُ} رواه البودادود

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی کو بنی اسرائیل میں پڑی یہ تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اس سے کہتا خدا سے ڈر۔ اور اپنی حرکت سے باز آ کیونکہ یہ درست نہیں ہے۔ پھر جب دوسرے دن اس سے ملتا تو منع نہیں کرتا ان باتوں سے اس لیے کہ شریک ہو جاتا اس کے کھانے اوپینے اور بیٹھنے میں یعنی جب صحبت ہوتی اور کھانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف پھوڑ دیتے پھر جب ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعضوں کے دلوں کو بعضوں کے ساتھ ملا دیا

وعن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف وتنهون عن المنكر اوليوشكن الله يبعث عليكم عقابا منه ثم يدعوكم على ترككم رواه الترمذي وقال حسن غريب

ترجمہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تم لوگ حکم اچھے کام کا کرو اور بری بات سے روکو یا یہ کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم لوگوں پر عذاب اپنے طرف سے، پھر تم لوگ پکارو گے اس کو، پس نہیں قبول کرے گا تمہاری دعا کو

حاصل کلام یہ ہے کہ ان احادیث مذکورہ بالا و آیات قرانیہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدعتیوں اور بدکاروں کے ساتھ محبت و دوستی و کھانا پینا نہ لکھے۔ اور انہ ان کے برے کاموں اور بدعتوں پر راضی ہو، اور نہ ان کی شرکت دے ورنہ عذاب الہی میں گرفتار ہوگا، واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو طیب محمد امجد شمس الحق عظیم آبادی عفی عنہ وعن والدہ وعن مشائخہ

فی الواقعہ تعزیر پرستی شرک ہے اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور مشرکوں سے خلط ملط رکھنا بھی معصیت ہے۔ حررہ محمد اشرف عفی عنہ عظیم آبادی

محمد اشرف

تعزیر داری شرک و کفر ہونے کے علاوہ خاص بے عزتی و بے حرمتی تو ہیں حضرت امام کی ہے کوئی آدمی اپنے آبا کی نقل بنانے کو پسند نہیں کرتا ہے تو امام صاحب کی نقل بنانا کس طرح پسند ہو سکتی ہے۔ نور احمد عفی عنہ عظیم آبادی

یشک تعزیر بنانا یا اس کی مدد اور کوشش کرنا شرک و بدعت ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سے بچے اور توبہ کرے اور اس کے مٹانے میں جان و مال سے کوشش کرے حضرت شیخ قطب الدین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں بدعتی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

وان لا یکاثر ابل البدر ولا یدانیم ولا یسلم علیم لان اما احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخوا السلام ینتم تحابوا والیہما السکم ولا یقرب منہم ولا ینفم فی الاعیاء و اوقات السور و لا یصلی علیم اذا ما توالایتم حم علیم اذا ذکر والی ینتم ویعادہم فی اللہ عزوجل معتقدا بطلان مذہب اہل بدعۃ محسبا بذک الغواب الجریئل والاجرا کثیر وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نظر الی صاحب بدعۃ بغضالہ فی اللہ قلبہ امنا وایمانا ومن التہر صاحب بدعۃ بغضالہ فی اللہ امنہ اللہ یوم القیامۃ ومن استختر صاحب بدعۃ رفقہ اللہ تعالیٰ فی البیتۃ مائۃ درجہ ومن لقیہ لیسرا و ہما یسرہ فقد استشف ما نزل اللہ تعالیٰ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی مغیرۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اللہ عزوجل ان یقتل عمل صاحب بدعۃ حتی یدر عہدہ وقال فضل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ و اخرج نور الایمان من قلبہ و اذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مینض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ و اذا رایت بدعۃ فی طریق فہ طریقا آخر وقال فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ سمعت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول من تبع جنازۃ بتدلم یزل فی سخط اللہ تعالیٰ حتی یرجع وقد لسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المبتدع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا او اوی محدثا فلیعۃ اللہ والملکیۃ والناس اجمعین ولا یقتل اللہ منہ اصرف والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ وعن ابی الیوب السخانی رحم اللہ انہ قال اذا حدثت الرجل بالسینۃ فقال دعنا من ہذا وحدتنا فاعلم انہ مال

بدعتیوں سے دوستی اور مصاحبت نہ رکھے اور نہ ان کے طریقہ پر چلے اور نہ ان لوگوں کو سلام کرے اس واسطے کہ ہمارے سے سردار احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جس نے سلام کیا بدعتی کو تحقیق اس نے درست رکھا اس کو (کیونکہ سلام وکلام موجب زیادتی محبت ہے) موافق نبی ﷺ کے کہ ظاہر کرو سلام کو آپس میں تو کہ محبت ہو تم لوگوں میں۔ اور بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان لوگوں سے نزدیک ہووے اور نہ ان لوگوں کی خوشی میں مبارکباد دے اور جب وہ لوگ مرجائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور جب ان لوگوں کا ذکر ہو تو رحم نہ کیا جائے ان پر بلکہ دور کیا جائے رحمت سے اور عداوت رکھے ان سے اللہ جل شانہ کے واسطے یہ بتاؤ ان کے ساتھ اس واسطے کرے کہ ان کی مذہب کا بطلان اس کی اعتقاد میں آجائے اور بہت بڑے ثواب اور بڑی مزدوری کا امیدوار ہے۔ اور نبی ﷺ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے بغض سے دیکھا تو اللہ جل شانہ اس کے دک کو ایمان اور امن سے بھر دیتا ہے اور جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے جھڑکا قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس کو امن میں رکھے گا اور جس نے بدعتی کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں سو درجہ بلند کرے گا اور جس نے بدعتی سے خوشی سے ملا تحقیق بلا جانا اس چیز کو کہ ہمارا اللہ جل شانہ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر۔ ابو مغیرہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا اللہ عزوجل نے کہ بدعتی کا عمل قبول کرے یہاں تک کہ بدعت کو چھوڑ دے اور کہا فضیل بن عیاض نے جس نے محبت رکھا بدعتی سے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو نیست کر دے گا اور نور ایمان کو اس کے دل سے نکال دے گا اور جب جان لیا اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو کہ بغض رکھنے والا ہے بدعتی سے امید کرتا ہوں اللہ سے کہ اس کے گناہ کو معاف کرے اگرچہ عمل اس کا کم ہو اور جب دیکھے تو بدعتی کو ایک رستے پر چلے ہوئے تو دوسرے رستے سے جا۔ اور کہا فضیل بن عیاض نے سنائیں نے سفیان بن عیینہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بدعتی کے جنازے میں گیا ہمیشہ اللہ کے عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ لوٹ آوے اور تحقیق لعنت کی نبی ﷺ نے بدعتی پر نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ فرض اور نفل عبادت اس کی قبول نہیں کرتا اور ابی الیوب سختیانی سے روایت ہے کہ کہا جب کسی آدمی سے بیان کرے تو سنت (یعنی حدیث نبوی اس کے سامنے پیش کرے) پس وہ جواب یوں دے کہ چھوڑ میرے پاس حدیث کا بیان کرنا اور بیان کر وہ چیز جو کہ قرآن میں ہے پس جان کہ وہ شخص گمراہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو قرآن شریف کے مخالف سمجھتا ہے پورا ہوا، ترجمہ غنیۃ الطالبین کا کتبہ العاجز ابو ظفر محمد عمر صانہ اللہ عن کل شر و ضرر یلوم البعث والنشر

یشک تعزیر داری شرک ہے اور تعزیر پرست مشرک ہیں اور مشرکین مکہ سے بدرجہ بڑھ کر اس لیے کہ وہ لوگ مصیبت واضطرار کے وقت خاص اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے اور اپنے معبودوں کو نہیں پکارتے تھے اور یہ لوگ یعنی تعزیر پرستان و گور پرستان وغیرہ بجمہصیبت واضطرار کے وقت بھی اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ ان کا شرک اس وقت اور زیادہ ہو جاتا ہے اللہ توفیق تو بہ نصیب کرے آمین ابو الفضل عبدالرحمان البہاری عظیم آبادی عفا اللہ عنہ۔ الحلیب حرہ غلام رسول انفجانی

اس میں شک نہیں کہ تعزیر داری شرک جلی و کفر ہے فوراً اس سے توبہ کرے ورنہ مشرکین کے لیے ہرگز بخشاؤں نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے صاف فرمایا۔

(إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيُغْفِرُ مَا دُونِ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (کتبہ محمد حاذق بہاری)

قال اللہ تعالیٰ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرك بالله وان قتلت اذ حرق

واقعی دیار ہند میں تعزیر پرستی شرک جلی ہے جمیع اہل اسلام موحدین سنہین پر تعزیر پرستوں سے ترک سلام کلام اور ترک معاملات اور ترک مناکحت لازم واجب ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں جب تک توبہ نصوص اس کفر سے نہ کریں۔ حرہ محمد حسین الدہلوی عفا عنہ۔

جواب صحیح ہے۔ قادر علی مدرس مدرسہ حسین بخش پنجابی

یشک تعزیر داری گمراہی ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ عند العزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تفسیر عزیزی میں ہاں عبارت کہ ملائکہ س و ارواح انبیاء و اولیاء اور پردہ صورت و تماثل و تجوہ تعزیر یا معبود سازندہ بیان فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حرہ الفقیر محمد عبدالغفار عفی عنہ البہاری

ان حدیث الخواب قرین بالحق والصواب حرہ الراعی حضور الاناسی ابو منصور محمد عبدالغفور بہاری

واقعی امر یہ ہے کہ تعزیر داری بت پرستی سے کسی طرح کم نہیں ہے بت پرستوں سے مراد میں مانگتے ہیں ان پر شیرینی پھول چڑھاتے ہیں۔ تعزیر پرست تعزیر پر پھول شیرینی شربت مایہ چڑھاتے ہیں بھلا غور کرنے کا مقام ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا۔ حالانکہ جاہل قرآن میں بھی حکم ہے کہ سوائے اللہ کے کسی دوسرے کو مت پوچھو۔ ماسوائے اس کے دوسرے سے مدد مت مانگو اسے تعزیر پرستوں کو و طریقہ اسلام جس کی تعلیم اللہ و رسول نے کی ہے۔ سیکھو ما علینا الا البلاغ حرہ محمد سعید عفی عنہ

التحقیقات العلی باہیات فرضیۃ البجمۃ فی القری (یہ رسالہ مطبع احمدی پٹنہ سے 1309ھ میں شائع ہوا تھا دوسری بار لاہور میں ایک مجموعے کے اندر چھپا اس کا قلمی نسخہ خدائش لاہوری میں زیر رقم 3180/3 موجود ہے جس سے مقابلہ کر لیا گیا ہے بعض حواشی اور کتاہوں کے حوالے مولانا عطاء اللہ بھوجیانی کے قلم سے ہیں)

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص 186

محدث فتویٰ

